مدینہ منورہ کے ایک نامور محدث کی رحلت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت مولانا حبیب اللہ قربان مظاہری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳۶۳ھ-۱۴۴۱ھ) = (1943ء-2020ء)

۱۹ رجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۴ مارچ ۲۰۲۰ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خادمِ خاص وشاگردِ رشید حضرت مولانا حبیب اللہ بن قربان علی مظاہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ منورہ میں زندگی کی اٹھہتر بہاریں دیکھ کر راہیِ سفرِ آخرت ہوگئے۔

تعلیم وتربیت

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے شمال میں واقع صوبہ ''بہار'' کے شہر ''چمپارن'' سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کی سرکاری تعلیم گاہ اور مقامی دینی درس گاہ میں حاصل کرنے کے بعد ''سہارن پور'' تشریف لے گئے اور جامعہ مظاہر علوم سہارن پور سے ۱۳۹۰ھ میں درسِ نظامی کی تکمیل کی، ان کے اساتذۂ حدیث مولانا محمد یونس جون پوری (صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطأ مالک بروایتِ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ)، مفتی مظفر حسین (سنن ترمذی، شمائل ترمذی اور عللِ صغیر)، مفتی محمد یحییٰ رحمہم اللہ اور مولانا سید محمد عاقل مدظلہم (سنن اَبی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور موطأ مالک بروایتِ امام یحییٰ لیثی رحمۃ اللہ علیہ) نمایاں ہیں۔ دورانِ تعلیم اور حرمین شریفین کے اسفار میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی مجلسوں کے حاضر باش رہے، رمضان سنہ ۱۴۳۹ھ کے آخری عشرہ میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو اس موقع پر خود فرمایا:

''میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ بخاری میں کافیہ سے جلالین تک چار سال شریک رہا ہوں، شیخ کا ہی نام سن کر سہارن پور پہنچا تھا، داخلہ کے بعد میں تو ''ھدایۃ النحو'' اور ''نور

۱:-’’**كشف النقاب**‘‘اور اس کا   ۲:-’’**نشر الأزهار شرح معاني الآثار**‘‘مولانا محمد امین اورکزئی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کا   ۳:-’’**الاتحاف لمذهب الأحناف**‘‘یعنی مولانا) احسن ی رحمۃ اللہ علیہ کی ’’آثار السنن‘‘ پر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے گراں قدر حواشی، اور ۴:- ’’معارف السنن شرح سنن الترمذي‘‘ کا طبع جدید اور   ۔اس مجلس میں بھی اور دیگر مختلف مواقع پر ان کتابوں کی طباعت کی جانب توجہ دلاتے رہے، اپنی جانب سے مادی وروحانی تعاون کی یقین دہانی کراتے رہے اور متوسلین کو بھی اس جانب متوجہ فرماتے رہے۔ا   للہ! جامعہ میں ان کتابوں پر کام جاری ہے۔ا   للہ ’’**كشف النقاب**‘‘ کی مزید چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور نو جلدوں میں صرف ’’**أبواب الطهارة**‘‘ اور ’’**أبواب الصلاة**‘‘ مکمل ہوئے ہیں، دسویں اور گیارہویں جلد بھی ان شاء اللہ! جلد ہی شائع ہو جائے گی۔ ’’**الإتحاف**‘‘ پر بھی کام جاری ہے، جو ان شاء اللہ کچھ عرصہ میں منظر عام پر آجائے گا اور باقی کتب بھی ان شاء اللہ! یکے بعد دیگرے سامنے آئیں گی۔ دیگر حسنات کے ساتھ یہ نیکی بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی۔

وفات وتدفین

بروز   ، بتاریخ ۲۰ رجب ۱۴۴۱ھ بعد نمازِ فجر مسجدِ نبوی-**علی صاحبه آلاف آلاف تحیات و تسلیمات**- میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور بقیع میں تدفین ہوئی۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ادریس بن عبدالقادر مدنی کی روایت ہے: مجھے ’’**حديث الرحمة**‘‘ سنا کر فرمایا: ’’میں نے اپنے شیخ محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی سے یہی حدیث ابتدا میں سنی، شیخ بقیع میں مدفون ہیں، مجھے امید ہے کہ میں بھی بقیع میں دفن ہوں گا۔‘‘

مولانا کی امید بر آئی اور ساری زندگی جس نبی کی احادیث کے گیت گاتے رہے، اب انہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں تا قیامِ قیامت آرام فرما ہیں۔ مولانا نے پسماندگان میں ایک صاحب زادہ اور دو صاحب زادیاں چھوڑی ہیں۔ برادرم مولانا محمد مظاہری حفظہ اللہ نے ابتدائی کتب مولانا سے پڑھی ہیں، بعد ازاں جامعہ مظاہر علوم قدیم وجدید دونوں سے فیضیاب ہوئے ہیں، ا**%** درسِ نظامی کی تکمیل جامعہ مظاہر علوم جدید سے کی ہے۔ مولانا کے   ذخیرے کو برادر موصوف ہی سنبھالے ہوئے ہیں اور ان کی اشاعت کی ذمہ داری بخوبی نبھا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی کامل مغفرت فرمائے اور ان کے علوم وفیوض کو تا قیامت جاری رکھے، ان کے صاحب زادے برادرم مولانا محمد مظاہری اور دیگر اہل خانہ کو صبرِ جمیل نصیب فرمائے، آمین!